اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

صفحہ	عنوان
۲۱	ساتویں بحث ۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا
"	آٹھویں بحث ۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں
۲۲	**تیسرا باب** ۔ وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں ۔
"	پہلی بحث ۔ افعال کی اچھائی اور برائی عقلی ہے
"	دوسری بحث ۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے ۔
۲۳	تیسری بحث ۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا
۲۵	**چوتھا باب** ۔ بیان نبوت
"	پہلا مقصد ۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے ۔
۲۶	دوسرا مقصد ۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل انکے معجزات ہیں ۔
۲۷	تیسرا مقصد ۔ پیغمبر کو تمام اُمت سے افضل ہونا چاہیئے ۔
۲۸	چوتھا مقصد ۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا ۔
۲۹	پانچواں مقصد ۔ حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اسکی دلیلیں اور معجزات ۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت
۳۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کا مجملاً تذکرہ
۳۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور انکی چند قسمیں ہیں
۴۴	**پانچواں باب** ۔ امامت کا بیان
"	پہلا مقصد ۔ نصب امام کا واجب ہونا
۴۸	دوسرا مقصد ۔ شرائط امامت کا بیان
۵۰	تیسرا مقصد ۔ امام کے صفات و خصائص
۵۶	چوتھا مقصد ۔ امام کے پہچاننے کے طریقے
۵۹	پانچواں مقصد ۔ بعض آیتیں جو امیر المومنین ؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ۔
۱۰۷	چھٹا مقصد ۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں
۱۰۸	پہلی فصل ۔ حدیث غدیر خم کا بیان

پر چلتے ہوئے کوئی چیز کھانا وغیرہ ان امور کو بعض علما نے ذکر کیا ہے ، اور بعض امور کا ذکر کیا جاتا ہے اور پیغمبروں کے آباواجداد جو جناب رسولِ خداؐ کے باپ دادا تھے ، ہمیشہ مسلمان رہے ہیں جیسا کہ اس کے بعد مذکور ہوگا ۔ لیکن تمام پیغمبروں کے باپ اگرچہ بعضوں کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیئے کہ مسلمان ہوں لیکن میرے نزدیک ثابت نہیں ہے اور اس پر عقلی ونقلی دلیل قائم نہیں ہے۔ اور بعض حدیثوں سے جو حضرت خضرؑ وغیرہ کے حالات میں وارد ہوئی ہیں ، اس کے خلاف دلالت کرتی ہیں ۔ لیکن اس بارے میں توقف کرنا زیادہ بہتر ہے ۔

چوتھا مقصد

یہ کہ علمائے امامیہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء و آئمہ علیہم السّلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں ۔ اس بارے میں بہت سی حدیثیں ہیں اور عقلی دلیلیں بھی بہت بیان کی گئی ہیں ۔ لیکن غیروں کے یہاں اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور انبیاء علیہم السّلام کی تعداد بھی ثابت نہیں ہے ۔ مشہور تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں ۔ مجملاً اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ تمام انبیاء ۔ اور ان کے اوصیاء حق پر ہیں ۔ اور جو کچھ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے (حق ہے) اور ان کی نبوت دینِ اسلام کی ضروریات میں سے ہے جیسے آدم و شیث و ادریس و نوح و ہود و صالح و شعیب و ابراہیم و لوط و موسیٰ و عیسیٰ و اسماعیل و اسحاق و یوسف و داؤد و سلیمان و ایوب و یونس و الیاس علیہم السّلام ہیں ۔ ان کی نبوت و حقیقت کا اقرار واجب ہے اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے وہ کافر ہے اور ان کے مرتبوں کی فضیلت میں بہت فرق ہے اور ان میں پانچ افراد سب سے افضل ہیں اور وہ نوح و ابراہیم و عیسیٰ و موسیٰ علیہم السّلام اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں ۔ ان کو اولوالعزم کہتے ہیں ۔ ان کی شریعتیں اپنے سے پہلے کی شریعتوں کی ناسخ ہیں اور سب سے افضل جناب رسولِ خداؐ ہیں ان کے بعد جناب ابراہیمؑ تمام نبیوں سے افضل ہیں ۔ نبی اور رسول کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق تسلیم کیا گیا ہے ۔ رسول وہ ہے کہ بیداری میں اس پر فرشتہ نازل ہوتا ہے ۔ نبی وہ ہے جس پر فرشتہ خواب میں نازل ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے جو کسی جماعت پر مبعوث ہو اور نبی وہ ہے جو کسی پر مبعوث نہ ہو ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے جو کوئی کتاب یا کوئی شریعت رکھتا ہو اور نبی وہ ہے کہ دوسرے رسول کی شریعت کا محافظ ہو ۔ اور احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ پیغمبر چار قسم کے ہیں ۔ اوّل وہ پیغمبر جو اپنی ذات پر مبعوث ہو اور دوسروں پر مبعوث نہ ہو ۔ دوسرے وہ پیغمبر جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اور اس کی آواز سنتا ہے ۔ فرشتہ کو بیداری میں نہیں دیکھتا اور کسی پر مبعوث نہیں ہوتا ۔ اس پر ایک امام (پیشوا) ہوتا ہے یعنی وہ دوسرے پیغمبر کا تابع ہوتا ہے ۔ جیسے حضرت لوط علیہ السّلام جو حضرت ابراہیمؑ کے تابع تھے ۔ تیسرے وہ پیغمبر جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا اور اس کی آواز

سُنتا ہے اور کسی گروہ پر مبعوث ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے پیغمبر کے تابع ہوتا ہے جیسے یونس علیہ السلام چوتھے وہ پیغمبر جو خواب اور بیداری میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اور اس کی آواز سُنتا ہے اور خود صاحبِ شریعت ہوتا ہے اور وہ امام ہے اور احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سُنتا ہے لیکن (بیداری میں) فرشتہ کو نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو خواب اور بیداری میں فرشتے کو دیکھتا اور اس کی آواز سنتا ہے۔ اور امام صدائے ملک سُنتا ہے۔ لیکن بیداری میں اس کو نہیں دیکھتا۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ قوم جن سے پیغمبر ہوتا ہے یا نہیں۔ اکثر نے انکار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جنوں پر ایک پیغمبر یوسف نامی مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن یہ ثابت نہیں اور اس میں توقف ہی بہتر ہے۔

پانچواں مقصد

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبداللہ ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف کی پیغمبری کی حقیقت کے بیان میں۔

آنحضرتؐ کی پیغمبری کی دلیل یہ ہے کہ دعوتِ نبوت دی اور بہت سے نہایت واضح معجزات اپنی پیغمبری کے دعوے کے مطابق ظاہر فرمائے اور یہ دونوں باتیں متواتر ہیں۔ دعویٔ پیغمبری کے بارے میں یہ ہے کہ تمام قومیں قائل ہیں کہ آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ اور معجزات کے متعلق یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے معجزات حد و شمار سے زیادہ ہیں۔ بلکہ آپ کے تمام اقوال و افعال اور اخلاق معجزہ تھے اور آپ کے معجزات دو طرح کے ہیں۔ پہلا معجزہ قرآن مجید ہے اور وہ قیامت تک باقی اور متواتر ترین معجزات ہے اور جس زمانہ میں کوئی پیغمبر مبعوث ہوا اس زمانہ کے فن کے مثل غالب معجزہ اس کی پیغمبری کا تھا جو اُس زمانہ میں زیادہ مشہور تھا اور اُس زمانہ کے لوگ اُس فن میں بہت ماہر تھے۔ تاکہ اُن پر حجت زیادہ سے زیادہ تمام ہو۔ چنانچہ جنابِ موسیٰؑ کے زمانے میں جادو کا بہت زور تھا تو خدا نے اُن کو عصا اور یدِ بیضا اور انہی کے ایسا معجزہ عطا فرمایا کہ اُن کی قوم ویسا لانے سے عاجز تھی۔ باوجود اس کے کہ اُس فن میں وہ لوگ ماہر تھے۔ اور جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ چونکہ مزمن امراض بہت تھے اور حاذق طبیب جالینوس وغیرہ تھے تو خداوندِ عالم نے زندہ کرنے اور اندھے کو بینا کرنے اور خورہ اور برص کو شفا دینے اور ایسے ہی معجزات اُن کو عطا فرمائے جو ظاہر میں اُن کے فن کی شبیہ تھے۔ لیکن انسانی فعل کے قسم سے نہ تھے اور جس زمانہ میں حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے عرب میں فصاحت و بلاغت کے فن کا زور تھا اور اشعار اور سخنانِ فصیح و بلیغ پیش کرتے اور کعبہ کے دروازہ پر لٹکاتے تھے اور اُس پر فخر کرتے تھے۔ اُن کے مقابلہ میں حضرتؐ قرآن مجید لائے اور نہایت زوردار دعویٰ کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری میں تم کو شک ہے تو اس قرآن کے مثل لاؤ۔ لیکن وہ لوگ عاجز ہوئے اور نہ لاسکے

تو فرمایا کہ اچھا دس سورے اس کے مثل لاؤ اور وہ نہ لاسکے تو فرمایا کہ اچھا ایک ہی سورہ اس کے مثل لاؤ، تو وہ لوگ متوجہ ہوئے اور کوشش کی، لیکن ایک چھوٹی سورہ کے مانند بھی باوجود اس آرزو کے جو آپ کی تکذیب میں رکھتے تھے نہ لاسکے بلکہ سخت جنگیں کرنے، قتل ہونے اور قید ہونے کا ارتکاب کیا اور جو کچھ ان سے چاہا گیا تھا نہ لائے۔ اگر قادر ہوتے تو ضرور لاتے۔ باوجودیکہ فصحاء جو عرب میں تھے اور علماء اور دانشورانِ اہل کتاب جو بعد کے زمانہ میں اس وقت سے آج تک تھے اور ہر زمانہ میں آنحضرتؐ کے دوستوں کے بہت زیادہ دشمن تھے۔ لیکن نہ لائے نہ لاسکے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآن مجید انسانی فعل نہیں بلکہ فعل خالق عالم ہے۔ اگر آنحضرتؐ پیغمبر نہ ہوتے تو خداوندِ عالم ایسی بات ان کی زبان پر جاری نہ کرتا۔ ورنہ کذب و دروغ پر اُبھارنا اور خلق کو گمراہ کرنا اور طرح طرح کی قبیح باتیں لازم آتی ہیں اور وہ قبیح ہے اور حق تعالیٰ پر قبیح کا ظاہر کرنا محال ہے اور قرآن مجید کے اعجاز کی وجہ میں اختلاف ہے کہ وہ انتہائی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے معجزہ ہے یا یہ کہ جب وہ اس کے معارضہ کا ارادہ کرتے تھے خداوندِ عالم ان کے قلوب و ذہنوں کو کند کر دیتا تھا۔ اس لیے نہ لاسکتے تھے۔ اگرچہ اعجاز دونوں وجہوں سے حاصل ہوتا ہے لیکن حق یہ ہے کہ اس کا معجزہ ہونا کئی وجہوں سے ہے۔

پہلی وجہ : فصاحت و بلاغت و طلاقت کی جہت سے کہ جو عجمی قرآن کو سُنتا ہے اُس کو دوسروں کے کلام سے امتیاز کرتا ہے اور اُس کا ہر فقرہ جو کسی فصیح کلام میں واقع ہوتا ہے۔ مثل یاقوتِ رمانی اور لعلِ بدخشاں کے چمکتا ہے اور تمام فصحائے عدن اور بلغائے قحطان نے اُس کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کیا ہے۔ روایت ہے کہ جو شخص کوئی بہت بلیغ یا فصیح شعر کہتا تھا مفاخرت کے لیے کعبہ پر لٹکا دیتا تھا اور جب آیۂ (وقیل یا ارضی ابلعی ماءکِ ویا سماء اقلعی) نازل ہوا تو سب کے سب رسوائی کے خوف سے رات کو آئے اور کعبہ پر سے اپنے نوشتے اُتار لے گئے اور چھپا دیئے۔

دوسری وجہ : اسلوب کی غرابت کی جہت سے کہ کوئی کتنا ہی ان کے فصحا کے کلام، اشعار اور ان کے خطبوں کی پیروی کرے، اس کے عزیب اسلوب کی شباہت نہیں پاتا اور اُس زمانہ کے تمام بلغاء اُس کی غرابت سے متعجب و حیران تھے۔

تیسری وجہ : کلام میں کہیں اختلاف کا نہ ہونا۔ جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے لوکان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ یعنی اگر قرآن غیرِ خدا کے پاس سے آیا ہوتا تو اُس میں لوگ کثیر اختلاف پاتے۔ کیونکہ جب انسان سے کبھی اس طور کا کلام صادر ہوتا ہے تو ممکن نہیں کہ اُس میں نقیض اور بہت اختلاف نہ ہو۔ دو صورتوں سے ایک اختلاف حکم اور مضمون سے خصوصاً جبکہ